نام کتاب　:　مطالعہ اسلامی قانون کورس

مولف　:　شہزاد اقبال شام

صفحات　:　اوسطاً ۳۰ ۔ ۴۰ صفحات پر مشتمل ۲۴ کتابچے

ناشر　:　شریعہ اکیڈیمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

سن طباعت　:　۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۵ء

قیمت　:　۲۵ روپے فی کتابچہ

تبصرہ نگار　:　ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمن ☆

علوم اسلامیہ کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ارباب علم و تحقیق نے کمیت و کیفیت دونوں اعتبار سے قابل افتخار خدمات سرانجام دیں ... قرآن و سنت کی تفسیر و توضیح پیش آمدہ نو بہ نو مسائل سے عہدہ برآ ہونے کے لئے تفقہ فی الدین، اسلام کے سیاسی، قانونی، معاشی، معاشرتی نظام کی تشکیل کے لئے فکری مواد کی فراہمی، نیز اسی طرح کے اور بہت سے موضوعات پر مسلم دنیا کی نابغہ روزگار ہستیوں نے وہ سرمایہ علم امت کے سپرد کیا کہ کسی بھی سمت سے اٹھنے والی نگاہ طلب محروم نہ رہی۔

لیکن حالات کی ستم ظریفی کہ مسلسل محکومی نے علم و جہل کے امتیازات کو دھندلا کر دیا۔ مسلمان اکثریت اپنے علمی ورثہ سے محروم ہو گئی، طلب معاش اور دنیوی ترقی کے زینے طے کرنے کے لئے، مغربی زبانوں بالخصوص انگریزی زبان میں مہارت اور فلسفہ مغرب پر دسترس حاصل کرنے کو اس نے اپنی تمام تر کاوشوں کا محور بنا لیا۔ عربی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں میں دسترس حاصل کرنا دین کے تقاضوں کے منافی نہیں بلکہ تقاضائے دین ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حوصلہ افزائی فرمائی اور بعض صحابہ کو دیگر اقوام کی زبانیں سیکھنے کے لئے مامور فرمایا، قرآن میں مختلف زبانوں کو اللہ کی نشانیاں قرار دیا گیا۔ لیکن علمی ترقی معکوس کا آغاز تب ہوا جب اپنی دینی زبان عربی سے اکثریت نا آشنا ہو گئی اور یوں اپنے علمی ماخذ سے براہ راست رسائی ناممکن ہو گئی۔

☆ مدیر، فکر و نظر، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad.　　http://iri.iiu.edu.pk/

گذشتہ دو دہائیوں سے فکر اسلامی کی ایک لہر آئی' مسلمانوں میں اپنے تشخص کا احساس پیدا ہوا' اور پوری دنیائے اسلام میں احیاء دین کی تحریکوں نے زور پکڑا تو مختلف میدانوں میں کام کرنے والے رجال کار کو علوم دینیہ سے رہنمائی کی ضرورت پیش آئی' ان میں قانون کے پیشہ سے وابستہ افراد' ماہرین معاشیات اور میدان سیاست کے شہسوار سبھی شامل ہیں۔

مگر ان میں سے سوائے معدودے چند حضرات کے اکثریت ایسے لوگوں کی تھی اور ہے' جو بنیادی ماخذ سے استفادہ کرنے سے معذور ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اسلامی علوم کے ماہرین نے براہ راست اردو زبان میں اسلامی علوم کو پیش کرنے کے ساتھ ساتھ قدیم ماخذ کے اردو تراجم کی طرف بھی توجہ دی۔

تفسیر' حدیث' اور سیرت کی اہم کتب کو اردو میں منتقل کرنے کے علاوہ فقہ اسلامی کی ایسی کتابوں کو بھی برصغیر کے علماء نے اردو میں منتقل کیا جو ہمارے عدالتی' معاشرتی اور اقتصادی نظام کی تشکیل و قیام میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

فقہ کے حوالہ سے ہدایہ' کنز الدقائق' بدائع الصنائع' قدوری' بدایہ المجتہد' مجلۃ الاحکام العدلیہ' اور فتاوی عالم گیری جیسی کتابوں کے اردو میں ترجمے کیئے گئے جن میں سے اکثر دینی مدارس کے تدریسی نصاب کا حصہ ہیں۔

براہ راست بھی اردو زبان میں فقہ اسلامی کے موضوع پر اہم اور مفید کتابیں تصنیف کی گئیں۔

پاکستان میں نفاذ اسلام کے عمل کو آسان بنانے کی خاطر علماء نے عموماً علمی سطح پر انفرادی طور سے کام کیا مگر اجتماعی طور پر' کسی خاص منصوبہ بندی کے ساتھ کوئی علمی کوشش ابھی تک سامنے نہیں آئی۔ بلاشبہ اس راہ میں پوری منصوبہ بندی کے ساتھ علمی کام کی ابتداء کا سہرا ملک کے ممتاز علمی و تحقیقی ادارے ادارہ تحقیقات اسلامی کے سر ہے' اس نے اپنے قیام کے اول دن سے فقہ اور اصول فقہ کے موضوع پر انتہائی اہم اور تحقیقی کتابیں شائع کیں۔ اجماع' قیاس اور اسلام کی لیگل فلاسفی پر اس درجہ کی کتب شائع کیں کہ آج صرف برصغیر ہی نہیں مغرب کے ماہرین قانون اور جامعات ان کتابوں سے استفادہ کر رہے ہیں۔

۱۹۸۱ء میں "مصادر فقہ اسلامی" کے عنوان سے ایک منصوبہ کا آغاز کیا' جس کا بنیادی

مقصد قانون کے پیشہ سے وابستہ افراد کو اسلامی قانون سے متعلق مواد فراہم کرنا ہے۔ ادب القاضی (عدالتی نظام)، حدود و تعزیرات، قصاص و دیت، ربوا و مضاربت، احکام بلوغت، احکام شرکت، احکام حوالہ، کفالہ و رھن، محصولات وغیرہ جیسے اہم موضوعات پر ایک درجن سے زائد کتابیں مرتب کر کے شائع کی جا چکی ہیں۔

ادارہ تحقیقات اسلامی سے ملتا جلتا ایک پروگرام بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سے ملحقہ ادارے شریعہ اکیڈمی نے ماضی قریب میں شروع کیا۔ کورس چوبیس اسباق پر مشتمل ہے، جن میں فقہ اسلامی کے بیشتر اہم اور بنیادی موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔ موضوعاتی اعتبار سے اس کی تقسیم کچھ اس طرح ہے۔

۱۔ عبادات
۲۔ مناکحات (عائلی قانون)
۳۔ مالی معاملات و معاہدات
۴۔ جنایات (فوجداری قانون)
۵۔ مرافعات (اثبات جرائم اور عدالتی طریقہ کار)
۶۔ سیاستہ شرعیہ (دستوری قانون)
۷۔ سیر (بین الاقوامی قانون)

اس تقسیم کے حوالہ سے اگر مطالعہ اسلامی قانون کے نصاب پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ عبادات کے ماسوا تقریباً دیگر تمام شعبوں سے متعلق اسباق کورس میں شامل کئے گئے ہیں۔ اسلام کے عائلی قانون پر اس میں دو یونٹ شامل ہیں، مالی معاملات اور معاہدات چھ یونٹ پر محیط ہیں۔ فوجداری قانون اور نظام قضا کو پانچ اسباق میں متعارف کرایا گیا ہے۔ دستوری قانون اور بین الاقوامی قانون سے متعلق دو یونٹ اس کورس کا حصہ ہیں۔ شریعت کے بنیادی ماخذ اور قانون سازی کے تصور و طریق کار کو بھی اس سلسلہ کتب میں ایک نمایاں اہمیت دی گئی ہے۔ مذکورہ شعبوں کے تحت جن موضوعات کا انتخاب کیا گیا ہے وہ فقہ اسلامی کے انتہائی اہم مسائل (ISSUES) ہیں۔ ان میں بعض ایسے موضوعات بھی ہیں جو عام طور پر فقہ کی روایتی کتب میں نہیں ملتے جیسے اسلام کا نظام محاصل، اسلام کا نظام مصارف، اسلام کا تصور ملکیت و مال وغیرہ کو

بھی موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ چوبیس میں سے اکیس اسباق شہزاد اقبال شام کے مرتبہ ہیں' دو اسباق ڈاکٹر محمود احمد غازی کے مرتبہ اور ایک سبق ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی کا مرتبہ ہے۔

ان اسباق کی ایک نمایاں بات یہ ہے کہ ان کو مرتب کرتے وقت جدید ذہن کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ اصول تحقیق سے بھی گریز نہیں کیا گیا' مواد فقہ کی مستند کتابوں سے لیا گیا ہے اور ان کے حوالے دیئے گئے ہیں۔ ہر سبق (یونٹ) کے آخر میں موضوع سے متعلق ایسی کتابوں کی بھی نشان دہی کی گئی ہے جو ان لوگوں کے لئے مفید ہو سکتی ہیں جو تفصیل کے طالب ہوں۔

ان یونٹ/ اسباق کا قابل استناد ہونا یوں بھی متحقق ہے کہ ڈاکٹر محمود احمدؒ غازی' جسٹس ڈاکٹر فدا محمد خان اور ڈاکٹر محمد میاں صدیقی جیسے اہل علم نے ان کی ترتیب و تدوین میں رہنمائی کے ساتھ نظرثانی بھی کی ہے۔

اسباق کی زبان سلیس ہے اور مشکل موضوعات اور اصطلاحات کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس سے قانون دان طبقے اور اسلام کا عمومی مطالعہ کرنے والے قارئین کے لئے استفادہ آسان ہو گیا ہے۔

مطالعہ کے دوران ایک بات شدت سے محسوس ہوئی کہ جناب پروفیسر ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب کی ایک ہی تحریر ہر کتابچہ میں بطور "پیش لفظ" طبع ہوئی۔ ہر کتابچہ کا الگ سے پیش لفظ شامل اشاعت ہوتا تو قاری کی معلومات میں اضافہ کا سبب بنتا۔

بلاشبہ شریعہ اکیڈمی نے ان کتابچوں کی شاندار طباعت کا اہتمام کیا' ہر کتابچہ دیدہ زیب سرورق سے مزین ہے اور کاغذ بھی عمدہ استعمال کیا گیا' مگر ان تمام خوبیوں کے باوصف ۳۰ سے چالیس صفحات پر مشتمل کتابچے کی ۲۵ روپے قیمت زیادہ معلوم ہوتی ہے۔